# 82277 ـ سودی قرض سے بنائی جانے والی عمارتوں کے نقشہ جات تیار کرنا

### سوال

میں انجیئر ہوں اور ایك دفتر میں ملازمت کرتا ہوں جہاں میرا کام بلڈنگ کا نقشہ تیار کرنا اور اس کی نگرانی ہے چاہے وہ سودی قرضہ حاصل کر کے تعمیر کی جائے یا غیر سودی، تو کیا میں میرا یہ کام سود میں شامل ہوتا ہے یا نہیں ؟
کیونکہ جس ملك میں ہم رہائش پذیر ہیں وہاں بہت زیادہ سودی قرضہ دینے کی رسم چل نکلی ہے، تو کیا میرا کام سود کے زمرے میں آتا ہے کہ کیونکہ میں نقشہ تیار کر کے معاونت کرتا ہوں، اور کیا اس کے لیے سیمنٹ، ریت اور بجری اور سریا وغیرہ فروخت کرنے والے، اور اس کی تعمیر میں حصہ لینے والا عملہ سب سود میں شامل ہوتا ہے ؟
آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں مجھے جواب ضرور دیں، کیونکہ مجھے اس مسئلہ نے بہت پریشان کر دیا ہے.

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو آپ کا کام نقشہ جات کی تیاری اور اس کی نگرانی کرنا ہے تو یہ اس شرط پر جائز ہے کہ آپ ایسی بلڈنگ کا نقشہ تیار نہ کریں جو بلڈنگ برائی کے لیے تیار کی جارہی ہو، مثلا سودی بنك، اور شراب اور قمار بازی کے اڈے وغیرہ اور دوسری معصیت و نافرمانی اور فسق و فجور سینما وغیرہ کی بلڈنگ، کیونکہ ان کا نقشہ تیار کرنا معصیت و نافرمانی کے عمل میں معاونت اور فساد پیدا کرنے والی بلڈنگیں زیادہ کرنا ہوگا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر ( 82551 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن مباح اور جائز بلڈنگ کا نقشہ تیار کرنا، مثلا رہائش کے لیے گھر تو اس میں کوئی حرج نہیں، چاہے اس کے مالك نے اسے سودی قرض حاصل کر کے ہی تیار کرنا ہو، کیونکہ آپ نے معصیت اور نافرمانی میں اس کی معاونت نہیں کی ۔ جو کہ سودی قرض کا حصول تھا ۔ بلکہ آپ نے تو ایك مباح اور جائز کام کیا اور اس سے اس کام کی اجرت اور مزدوری حاصل کی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ بعض یہودیوں کے پاس مباح کام کیا کرتے تھے، مثلا کھیتوں کو پانی لگانا وغیرہ، اور یہ تو سب کو معلوم ہے کہ یہودی غالب طور پر سودی کاروبار کرتے ہیں، اور لوگوں کا مال ناحق طریقہ سے کھاتے ہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان بھی ہے:

اور یہودیوں كے ظلم كی بنا پر ہم نے ان پر وہ پاكیزہ چیزیں ان پر حرام كر دیں جو ان كے لیے حلال كی تھیں، كہ وہ اكثر لوگوں كو اللہ كی راہ سے روكتے تھے، اور ان كے سود لینے كی بنا پر جس سے انہیں منع كیا گیا تھا، اور لوگوں كا ناحق مال كھانے كی بنا پر، اور ان میں سے جو كفار ہیں ان كے لیے ہم نے دردناك عذاب تیار كر ركھا ہے **( النساء 160 ـ 161 ).**

بلكہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی یہودیوں كے ساتھ خریدوفروخت كیا كرتے تھے، اور جب رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپ كی درعہ ایك یہودی كے پاس غلہ كے بدلہ میں گروی ركھی ہوئی تھی جو آپ نے اس سے خریدا تھا.

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2916 ).

اس طرح اس سے یہ بھی معلوم ہوا كہ مباح اور جائز بلڈنگ بنانے والے كو سیمنٹ، سریا، اور ریت اور بجری وغیرہ فروخت كرنا بھی جائز ہے، چاہے مالك سودی كاروبار بھی كرتا ہو.

ہم آپ كے حلال روزی تلاش كرنے اور اس كی حرص ركھنے پر آپ كے شكر گزار ہیں.

اور اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے كہ ہمیں اور آپ كو حرام سے بچا كر اپنے حلال كے ساتھ ہی كفائت سے نوازے، اور ہمیں اپنے فضل كے ساتھ دوسروں سے غنی كر دے.

واللہ اعلم .